نماز میں آمین آہستہ آواز میں ہو یا بلند؟

ریفرینس نمبر: Sar 6744

تاریخ: 04-09-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز میں آہستہ آواز سے آمین کہنا چاہیے یا بآوازِ بلند؟ بعض افراد کا کہنا ہے بلند آواز سے آمین کہنا چاہیے نہ کہ آہستہ آواز سے۔ برائے مہربانی جو حق ہے وہ واضح فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز خواہ جہری ہو یا سری اور نمازی امام ہو یا مقتدی یا منفرد ان سب کے لیے آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "اذا فرغ من الفاتحۃ قال آمین و السنۃ فیہ الاخفاء والمنفرد والامام سواء و کذا الماموم اذا سمع "ترجمہ: اور جب سورہ فاتحہ سے فارغ ہو تو آمین کہے اور آمین کہنے میں سنت یہ ہے کہ آہستہ کہے اور امام، منفرد کا ایک ہی حکم ہے اور ایسے ہی مقتدی کے لئے بھی آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے جب وہ سنے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، ج01، ص74، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "آمین سب کو آہستہ کہنا چاہیے امام ہو خواہ مقتدی خواہ اکیلا۔ یہی سنت ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج06، ص332، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور نماز میں آہستہ آواز سے آمین کہنا دلائل نقلیہ یعنی آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ، اقوالِ صحابہ، آثارِ تابعین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب سے دعا مانگو گڑگڑاتے اور آہستہ۔ (القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر 55)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ دعا آہستہ کرنی چاہیے اور آمین بھی دعا ہے، لہذا یہ بھی آہستہ کہنی چاہیے، جیسا کہ علامہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "فانہ دعاء، فان معناہ علی ما قال الحسن اللھم أجب، وفی قولہ

تعالی ﴿قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا﴾ ما يدل عليه ، فان موسى عليه السلام كان يدعو وهارون كان يؤمن، والخفاء فی الدعاء أولى قال الله تعالى ﴿ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً﴾ وقال عليه الصلاة والسلام : خير الدعاء الخفی وخير الرزق ما يكفی "ترجمہ: بیشک آمین دعا ہے، کیونکہ امام حسن کے فرمان کے مطابق آمین کہنا اس معنی میں ہے کہ اے ہمارے رب! قبول فرما اور اللہ عزوجل کا فرمان (تم دونوں کی دعا قبول ہوئی) اس کی تائید کرتا ہے، کیونکہ اس میں موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام اس دعا پر آمین کہتے تھے اور دعا میں اِخفاء جہر سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اپنے رب کو عاجزی سے اور آہستہ پکارو" اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہتر دعا وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔"

(المبسوط، کتاب الصلوٰۃ، باب مکروھات الصلوٰۃ، ج01، ص130، مطبوعہ کوئٹہ)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن کبری، مسند امام احمد اور موطا امام مالک میں ہے اور الفاظ صحیح بخاری کے ہیں: "عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه ان رسول الله صلی الله تعالى عليه وسلم قال اذاامن الامام فامنوافانه من وافق تامينه تامين الملئكة غفرله ماتقدم من ذنبه" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، ج01، ص108، مطبوعہ کراچی۔ الصحیح لمسلم، باب التسمیع والتحمید والتامین، ج01، ص176، مطبوعہ کراچی۔ جامع ترمذی، باب ماجاء فی فضل التامین، ج01، ص162، مطبوعہ لاھور۔ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب التامین وراء الامام، ج 01، ص 143، مطبوعہ لاھور۔ سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، ج01، ص147، مطبوعہ لاھور۔ سنن ابن ماجہ، صفحہ61، مطبوعہ کراچی۔ سنن الکبری، ج02، ص56، مطبوعہ مکہ۔ مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ج02، ص238، مطبوعہ قاھرہ۔ موطا امام مالک، باب ماجاء فی التامین، صفحہ69، مطبوعہ کراچی)

صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، اور موطا امام مالک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:" ان رسول الله صلی الله تعالى عليه وسلم قال: اذا قال الامام ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ فقولوا آمين فانه من وافق قوله الملئكة غفرله ماتقدم من ذنبه "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو، کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے موافق

ہو گا، اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، ج 01، ص 108، مطبوعہ کراچی۔ سنن ابو داؤد، باب التامین، ج 01، ص 143، مطبوعہ لاھور۔ سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 147، مطبوعہ لاھور۔ موطا امام مالک، باب ما جاء فی التامین، صفحہ 70، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی معافی اس نمازی کے لیے ہے، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو اور فرشتے آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں، لہٰذا ہماری آمین کی آواز بھی آہستہ ہی ہونی چاہیے تاکہ فرشتوں سے موافقت کی وجہ سے گناہوں کی معافی ہو جائے۔

امام احمد، امام ابو داؤد طیالسی، امام ابو یعلی موصلی، امام طبرانی، امام دار قطنی، اور امام حاکم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں: "عن وائل ابن حجر انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بھا صوتہ" ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غیر المغضوب علیہم ولا الضالین) پر پہنچے تو آمین کہا اور آہستہ آواز سے آمین کہا۔

(مسند احمد، ج 04، ص 316، مکتبہ اسلامیہ، بیروت۔ مسند ابو داؤد طیالسی، رقم الحدیث 1024، ج 01، ص 253، مطبوعہ دار المعرفہ - بیروت۔ طبرانی کبیر، رقم الحدیث 38، ج 22، ص 09، مطبوعہ بیروت۔ سنن الکبری للبیھقی، ج 02، ص 57، مطبوعہ مکۃ المکرمہ۔ مستدرک للحاکم، رقم الحدیث 2913، ج 02، ص 253، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت بحوالہ جاء الحق)

جامع ترمذی میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: "عن علقمہ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال امین وخفض بھا صوتہ" ترجمہ: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ﴾ پڑھا اور آہستہ آمین کہی۔ (جامع ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی التامین، ج 01، ص 162، مطبوعہ لاھور)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے: "عن أبی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی اللہ تعالی عنھما یجھران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین" ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ہے کہ حضرت عمر فاروق، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین جہر سے نہ کہتے تھے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الاذان، ج 06، ص 75، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت حماد رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:"قال اربع یخفیھن الامام التعوذ وبسم اللہ وسبحانک اللھم و بحمد ک و آمین"ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: امام چار چیزیں آہستہ کہے: (1) اعوذ باللہ (2) بسم اللہ (3) سبحانک اللھم و بحمد ک (4) آمین۔

(نصب الرایہ، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، جلد 01، صفحہ 325، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

آہستہ آواز سے آمین کہنے پر عقلی دلیل بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "عقل بھی چاہتی ہے کہ آمین آہستہ کہی جاوے، کیونکہ آمین قرآن کی آیت یا کلمہ قرآن نہیں، اسی لئے نہ جبریل امین اسے لائے، نہ قرآن کریم میں لکھی گئی، بلکہ دعا اور ذکر اللہ ہے تو جیسے کہ ثناء التحیات درود ابراہیمی۔ دعا ماثورہ وغیرہ آہستہ پڑھی جاتی ہیں۔ ایسے ہی آمین بھی آہستہ ہونی چاہیے۔ یہ کیا کہ تمام ذکر آہستہ ہوئے آمین پر تمام لوگ چیخ پڑے۔ یہ چیخنا قرآن کے بھی خلاف ہے، احادیث صحیحہ کے بھی، صحابہ کرام کے عمل کے بھی اور عقل سلیم کے بھی۔ رب تعالی عمل کی توفیق دے۔"

(جاء الحق، صفحہ 521، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر قادری عطاری

04 محرم الحرام 1441ھ/04 ستمبر 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے